# موسم گرما میں سبزیوں کی کاشت

## (زرعی فیچر سروس، نظامت زرعی اطلاعات پنجاب، لاہور)

سبزیاں انسانی غذا کیلئے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ سبزیاں انسان کو لحمیات، نشاستہ، تیل، معدنیات اور مختلف قسم کے وٹامنز مہیا کرتی ہیں۔ پاکستان میں سبزیوں کا زیر کاشت رقبہ باقی فصلوں کی نسبت بہت کم ہے جبکہ آمدن کے لحاظ سے سبزیات کی کاشت دوسری فصلوں کی نسبت بہتر ہے۔ موسم گرما میں کریلا، کدو، گھیا توری، کھیرا، ٹینڈہ، بینگن، بھنڈی توری اور مرچ وغیرہ کاشت کی جا تی ہیں۔ **بھنڈی توری** کو گرم اور مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ بھنڈی توری کے لیے 10 سے 12 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں تاہم بیج کے لیے 6 کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔ بوائی کے وقت 25 کلوگرام نائٹروجن، 35 کلوگرام فاسفورس اور 25 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ ڈالنا ضروری ہے۔ تیار شدہ زمین میں 75 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر پٹڑیوں پر دولائنوں میں چوپے لگائیں اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 10 سینٹی میٹر رکھیں۔ فصل کو پانی دیتے وقت خیال رکھیں کہ بیج تک صرف نمی پہنچے۔ بھنڈی کی فصل تقریبا 50 دن بعد تیار ہوجاتی ہے۔ جب پھل 7 سے 8 سینٹی میٹر کا ہوجائے تو برداشت کرلیں۔ شروع میں تین دن بعد اور پھر ہر دوسرے، تیسرے دن بعد فصل کی توڑائی کرتے رہیں۔ **کھیرا** کے لیے خشک اور معتدل آب وہوا زیادہ بہتر ہے۔ کاشت سے پہلے دو مرتبہ ہل اور سہاگہ چلا کر 75 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر پٹڑیاں بنا دیں۔ کھیرا کی اگیتی فصل کیلئے فروری کے آخر تک جبکہ پچھیتی فصل کیلئے جولائی میں بوائی کریں۔ شرح بیج ایک کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ پٹڑیوں پر کاشت کرتے وقت 30 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر چوپے لگائیں اور دو پتے نکلنے پر زائد پودے نکال دیں۔ کاشت کے وقت چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ، ایک بوری امونیم نائٹریٹ اور ایک بوری پوٹاشیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈالیں۔ پھول آنے اور ہر تین چنائی کے بعد آدھی بوری یوریا فی ایکڑ ڈالتے رہیں۔ شروع میں ہفتہ بعد اور بعد میں چار دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں۔ جیسے ہی پھل قابل فروخت سائز کا ہوجائے تو برداشت کرلیں تاکہ بیل پر موجود دوسرے پھلوں کو بڑھوتری کا موقع مل سکے۔ **کریلا** کی کاشت کیلئے معتدل آب وہوا موزوں ہے۔ زمین تیار کرنے کے بعد 2.5 میٹر پر لگے نشانوں پر پٹڑیاں بنائیں اور دونوں اطراف سے 45 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر دو سے تین سینٹی میٹر کے فاصلہ پر بیج بوئیں۔ پٹڑیوں کی نالیوں کی چوڑائی 0.5 میٹر رکھیں۔ شرح بیج 2 سے 2.5 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ اگیتی فصل فروری کے آخر تک جبکہ پچھیتی فصل جولائی تک کاشت کی جاسکتی ہے۔ بوائی کے وقت کریلا کو 40 کلوگرام نائٹروجن، 40 کلوگرام فاسفورس اور 25 کلوگرام پوٹاشیم کھاد فی ایکڑ ڈالیں۔ **گھیا کدو** کیلئے گرم اور مرطوب آب وہوا موزوں ہے۔ اگیتی کاشت فروری کے آخر تک جبکہ پچھیتی کاشت مارچ کے آخر تک کی جاسکتی ہے۔ شرح بیج 2 کلوگرام فی ایکڑ بہتر پیداوار کی ضامن ہے۔ زمین تیار کرتے وقت 35 کلوگرام نائٹروجن، 36 کلوگرام فاسفورس اور 25 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ ڈال کر 3.5 میٹر چوڑے بیڈ بنائیں۔ پٹڑیوں کے درمیان نالیوں کی چوڑائی 40 سے 50 سینٹی میٹر رکھیں۔ 55 سے 60 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر 2 سے 3 بیج بذریعہ چوکا لگائیں۔ جب پودا دو سے تین پتے نکال لے تو چھدرائی کریں۔ پہلا پانی کاشت کے فوراً بعد جبکہ باقی پانی ایک ہفتہ کے وقفہ سے لگائیں۔ مرچ کی پنیری فروری تک تیار ہوجاتی ہے اگیتی فصل کو کورا سے بچانے کے لیے ٹنل بنائیں۔ **مرچ** کی کاشت ایک میٹر چوڑی پٹڑی پر کریں جبکہ لائنوں کا درمیانی فاصلہ 8 سے 10 سینٹی میٹر ہونا چاہیے۔ ایک ایکڑ مرچ کی کاشت کے لیے دو مرلہ پر لگائی گئی پنیری کافی ہوتی ہے۔ بوائی سے پہلے 20 سے 25 ٹن فی ایکڑ نامیاتی کھاد زمین میں ملا دیں۔ جب پنیری 8 سے 10 سینٹی میٹر اونچی ہوجائے تو پٹڑیوں پر کھڑے پانی میں کاشت کریں۔ **بینگن** کیلئے گرم مرطوب آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ دس ہزار فی ایکڑ پودے بہترین پیداوار کے ضامن ہیں۔ پنیری کے لئے 250 گرام بیج پانچ مرلہ میں لگا کر ایک ایکڑ کے لیے پنیری تیار کریں۔ پنیری کیلئے زمین دوسری زمین سے کچھ بلند ہونی چاہیے تاکہ نکاسی آب بہتر ہوسکے۔ ان کیاریوں پر لائینوں کا درمیانی فاصلہ 10 سینٹی میٹر اور گہرائی ایک سینٹی میٹر رکھیں۔ جب پودے پانچ سے چھ پتے نکال لیں تو پودوں کی چھدرائی کریں۔ بوائی سے قبل تھائیوفینیٹ میتھائل 2 گرام فی کلوگرام بیج کو لگائیں۔ پہلی فصل کیلئے

پنیری فروری کے آخر تک بوئی جاسکتی ہے۔ بوائی کے وقت چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ اور ایک بوری امونیم نائٹریٹ زمین میں ڈالیں۔**ٹینڈے** کی کاشت **کیلئے** 2.5 میٹر کے فاصلہ پر نشان لگائیں اور پٹڑیوں کے درمیان 50 سینٹی میٹر چوڑی کھالی بنائیں۔ پانی ایسے لگائیں کی بیج تک صرف نمی پہنچے۔ پانی لگانے کے بعد 2 سے 3 بیج 3 سے 4 سینٹی میٹر گہرائی پر بوئیں اس طرح ایک ایکڑ میں 8000 پودے لگائے جاسکتے ہیں۔ٹینڈے کا بیج 2 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ بوائی کے وقت 60 کلوگرام نائٹروجن، 30 کلوگرام فاسفورس اور 25 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ ڈالیں۔**ٹینڈی** کی کاشت کیلئے معتدل آب وہوا زیادہ موزوں ہے۔ٹینڈی کی عام کاشت آخر فروری تک کی جاسکتی ہے اور پھل مارچ سے مئی تک برداشت کیا جاتا ہے جبکہ پہاڑی علاقوں میں ٹینڈی کی کاشت مارچ اپریل میں ہوتی ہے۔کاشت کیلئے 2.5 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر نشان لگائیں اور پٹڑیوں کے درمیان 50 سینٹی میٹر چوڑی نالی چھوڑ کر 2 میٹر چوڑی پٹڑی بنا دیں اور پانی اس طرح لگائیں کہ بیج تک صرف نمی پہنچے۔ 40 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر 2 سے 3 بیج 3 سے 4 سینٹی میٹر کی گہرائی میں دبا دیں اس طریقے سے ایک ایکڑ میں 8000 پودے لگائے جا سکتے ہیں جس کیلئے 2 کلوگرام بیج کافی ہوتا ہے۔ بوائی کے وقت 60 کلوگرام نائٹروجن، 35 کلوگرام فاسفورس اور 25 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ ڈالیں جب پودے دو سے تین پتے نکال لیں تو چھدرائی کریں۔**گھیا توری** کی کاشت کیلئے معتدل اور مرطوب آب وہوا موزوں ہے۔اگیتی کاشت فروری کے آخر جبکہ پچھیتی کاشت مارچ کے آخر تک جاسکتی ہے۔شرح بیج ایک سے ڈیڑھ کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔اچھی پیداوار کیلئے 35 کلوگرام نائٹروجن، 36 کلوگرام فاسفورس اور 25 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ ڈالیں۔ کاشت کیلئے پٹڑیوں کے کناروں پر 55 سے 60 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر 2 سے 3 بیج بذریعہ چوکا لگائیں۔اس طریقہ سے 4000 سے 8000 پودے حاصل ہوں گے۔ جب پودے تین سے چار پتے نکالیں تو چھدرائی کریں۔ پہلا پانی بوائی کے فوراً بعد لگائیں اس کے بعد سات دن کے وقفہ سے پانی لگاتے رہیں۔

☆☆☆